روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر غلام نبی

۷ ماہ وفا ۱۳۲۱ ش | ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ | ۷ جولائی ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۵۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۱۰ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت آج دن کو اچھی رہی لیکن شام کو گردے کے مقام پر تکلیف ہو گئی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت اُم المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

آج بعد نماز عصر ڈاکٹر محمد علی صاحب مرحوم افریقی کی لڑکی صفیہ بیگم کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شرکت فرمائی۔ اور دعا کی۔

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ جو علاقہ پونچھ سے واپس آئے سیالکوٹ بھیجے گئے۔

ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ٹیچر ہائی سکول کے ہاں لڑکی تولد ہوئی مبارک ہو۔

الفضل قادیان

۲۲ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ

سکھ لیڈروں اور سکھ پریس کا فرض

سکھ معاصر "شیر پنجاب" نے حال میں شکایت کی تھی۔ کہ یو۔ پی میں اچھوتوں کے سکھ بن جانے کی مخالفت بعض مسلمانوں نے کی۔ اور فساد تک کی بھی بعض جگہ نوبت پہنچی ہریانہ ضلع کرنال کے متعدد جاٹوں نے امرت چھک کر سکھ بن جانے کے لئے ایک دیوان کا انتظام کیا۔ تو اس گاؤں کے کچھ مسلمانوں نے جو زیادہ ترکمیں تھے۔ گڑبڑ ڈالنے کی کوشش کی۔ اور آخر میں لکھا تھا:۔

"مسلمان لیڈروں اور مسلم پریس کا فرض ہے کہ وہ اپنے ان ہم مذہبوں کو سمجھائیں۔ کہ اگر کوئی ہندو یا اچھوت سکھ بنتا ہے تو انہیں کیوں جوش آئے۔ وہ کیوں برا منائیں"!!

چونکہ عام مسلمان لیڈر اور مسلم پریس بدقسمتی سے تبلیغ اسلام اور اشاعت اسلام سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتا۔ اس لئے جہاں تک ہمیں معلوم ہے کسی نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ لیکن ہم اس بات کو نظر انداز نہیں کر سکتے تھے۔ کیونکہ ہم اشاعت اسلام اور حفاظت اسلام کو اپنی زندگی کا سب سے بڑا مقصد سمجھتے ہیں۔ اور جو روکاوٹیں اس میں عام مسلمانوں کی تعلیم اسلام سے ناواقفیت کی وجہ سے حائل ہوں۔ ان کو دور کرنا فرض خیال کرتے ہیں۔ اس وجہ سے ہم نے آزادی مذہب کے متعلق حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک تازہ ارشاد پیش کر کے بتایا۔ کہ مسلمانوں کو سکھوں کی اس تبلیغی جدوجہد میں جو اچھوتوں اور ہندوؤں میں کریں۔ رخنہ نہیں ڈالنا چاہیئے۔ بلکہ ان کی حمایت کرنی چاہیئے کیونکہ سکھ ہندوؤں اور اچھوتوں کی نسبت ہمارے زیادہ قریب ہیں۔ اور اس طرح ان میں تبلیغ اسلام کا اچھا موقعہ پیدا ہو سکتا ہے۔

معاصر "شیر پنجاب" نے اپنے تازہ پرچہ ۵۔ جولائی میں جہاں "الفضل" کے اس مضمون کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا ہے وہاں اس بات کا بھی جواب دیا ہے۔ جو ہم نے پیشہ ور مسلمانوں کے متعلق ہندو جاٹوں کے سکھ بننے کی مخالفت کے بارے میں بیان کی تھی۔ چنانچہ لکھا ہے۔ "معاصر "الفضل" نے مسلمانوں کے سکھوں سے اس سلوک کی ایک وجہ بیان کی ہے۔ کہ سکھوں کے دیہات میں ان لوگوں پر بے حد ظلم کئے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ ان کی عزت و آبرو بھی ہر وقت خطرہ میں رہتی ہے اذان تک نہیں دے سکتے۔ لیکن کرنال میں تو سکھ ہیں ہی نہیں۔ وہاں تو لوگ اب سکھ بن رہے ہیں۔ اور وہ لوگ جن سے مسلمانوں کی عزت و آبرو خطرہ میں رہتی یا جو اپنے ہمسائیوں پر ظلم روا رکھتے ہیں سکھ نہیں ہو سکتے۔ وہ تو سکھ مذہب کے باغی ہیں۔ گورو گوبند سنگھ صاحب کا حکم ہے کہ جو سکھ مسلمان عورت کی آبرو پر ہاتھ ڈالے۔ اس سے اس کی رضامندی۔ یا نارضامندی سے ناجائز تعلقات پیدا کرے۔ وہ پتت ہے۔ مرتد ہے۔ اور کوئی سکھ اس سے موالات نہ کرے"!

اسی سلسلہ میں گورو گوبند سنگھ جی کا سکھوں کے متعلق یہ ارشاد بھی پیش کیا ہے کہ۔ "تم ان (مسلمانوں) کی عورتوں کی عزت و آبرو کا احترام اپنی ماؤں۔ بہنوں کی طرح کرو۔ اور جو اس حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے وہ سکھ نہیں۔ بلکہ پتت اور گورو گوبند سنگھ کا باغی اور سرکش شخص ہے"!

یہ خیالات قابل تعریف ہیں۔ اور ہم معاصر "شیر پنجاب" کے ممنون ہیں کہ اس نے صفائی اور عمدگی سے ان کا اظہار کیا۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا سکھوں کا عمل ان کے مطابق ہے۔ یا کبھی انہیں اس تعلیم پر عمل کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ اس تعلیم کے پبلک میں آنے کا یہ پہلا موقعہ ہے۔ اور ہمارا خیال ہے۔ کہ سکھوں میں اور خاص کر دیہاتی سکھوں میں کبھی اس کا ذکر بھی نہیں آیا ہوگا۔ بلکہ اس کے خلاف خود معاصر "شیر پنجاب" کے صفحات میں بڑے فخر کے ساتھ اس بات کا ذکر ہماری نظروں سے گزر چکا ہے۔ کہ دیہاتوں میں بیسیوں سکھوں نے مسلمان عورتوں کو امرت چھکا کر اپنے گھروں میں ڈال رکھا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ایسی عورتیں انہی لوگوں کی لڑکیاں ہوتی ہیں۔ جنہیں سکھ کمیں کہتے ہیں۔ اور جن پر ہر قسم کا ناجائز دباؤ ڈالنا وہ اپنا حق سمجھتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں آج تک کوئی ایک بھی ایسا واقعہ سننے میں نہیں آیا۔ کہ کسی سکھ کو کسی مسلمان عورت کی آبرو پر ہاتھ ڈالنے کی وجہ سے مرتد قرار دیا گیا ہو اور اس سے تعلقات قطع کر لینے کا اعلان کیا گیا ہو۔ ابھی حال ہی کا واقعہ اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ ضلع لاہور کے موضع راجہ جنگ میں جہاں عرصہ سے مسلمانوں پر سکھوں کی طرف سے بے حد مظالم کئے جا رہے ہیں۔ ایک مسلمان عورت کی ایک سکھ نے آبرو ریزی کی۔ مگر سکھوں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ معاصر "شیر پنجاب" نے بھی اسے کوئی وقعت نہیں دی۔

ان حالات میں اگر ہم یہ کہیں۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ کہ معاصر "شیر پنجاب" نے گورو گوبند سنگھ جی کی جو تعلیم ہمسائیوں کے متعلق پیش کی ہے۔ اور جو نہایت ہی قابل تعریف ہے جہاں اس کی سکھوں کے دیہات میں وسیع پیمانہ پر اشاعت ہونی چاہیئے۔ وہاں اگر کوئی سکھ اس کی خلاف ورزی کرے تو اسے کم از کم اتنی سزا تو ضرور دینی چاہیئے۔ جتنی گورو جی نے تجویز فرمائی ہے۔ ورنہ محض کہہ دینا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اور نہ اس طرح وہ جذبہ منافرت دور ہو سکتا ہے۔ جو سکھ دیہات میں سکھوں کی دست درازیوں سے پیدا ہو چکا ہے۔ جبکہ آئے دن کے واقعات اس میں اضافہ کرتے رہتے ہیں۔

معاصر "شیر پنجاب" نے لکھا ہے۔ ضلع کرنال میں تو سکھ ہیں ہی نہیں۔ بلکہ اب بن رہے ہیں۔ پھر اس علاقہ کے پیشہ وروں کی مخالفت کی وہ وجہ کیونکر درست ہو سکتی ہے۔

جو "الفضل" نے بیان کی ہے۔ بے شک ضلع کرنال میں ابھی سکھ نہیں۔ لیکن جہاں وہ ہیں۔ وہاں کا ان کا طریق عمل ہر جگہ مشہور ہے۔ اور نئے سے نئے واقعات بھی دور دور تک پہونچتے رہتے ہیں۔ پس مسلمان پیشہ وروں کا یہ کوشش کرنا۔ کہ ان کے دیہات کے جاٹ سکھ نہ بنیں۔ اسی بدسلوکی کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ جو سکھوں کے دیہات میں مسلمان پیشہ وروں کے ساتھ کی جاتی ہے۔ اور چونکہ یہ طریق عمل جیسا کہ معاصر "شیر پنجاب" نے بیان کیا ہے۔ سکھوں کے گورو صاحبان کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ اس لئے ذمہ وار سکھ لیڈروں اور سکھ پریس کا فرض ہے کہ اس کے انسداد کی پوری پوری کوشش کریں۔ تاکہ مسلمانوں اور سکھوں کے دوستانہ تعلقات استوار ہوں۔ اور وہ ایک دوسرے کے لئے باعث تقویت بن سکیں ؛

جماعت احمدیہ اور فوجی نظام

آج کل فوجی خدمات سرانجام دینا احمدیت کے مستقبل کو شاندار بنانے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ فوجی نظام کے بغیر نہ کوئی جماعت اپنی حفاظت کر سکتی ہے۔ اور نہ ترقی کر سکتی ہے۔ پس ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ کہ جس کام کے قابل اپنے آپ کو سمجھے۔ اسے سرانجام دینے کے لئے فوج میں بھرتی ہو جائے۔ تاکہ فوجی تربیت حاصل کر سکے ؛

رپورٹ میں نقص

مجالس خدام الاحمدیہ کو کئی مرتبہ توجہ دلائی جا چکی ہے۔ کہ اپنی رپورٹوں میں کام کا ذکر تفصیل سے کیا کریں۔ لیکن تا حال یہ نقص دور نہیں ہوا۔ بعض مجالس اس طرح رپورٹ بھجواتی ہیں۔ وقار عمل کیا گیا۔ صفائی کی گئی مٹی ڈالی گئی۔ راستے اور نالیاں صاف کی گئیں وغیرہ وغیرہ۔ ظاہر ہے کہ یہ رپورٹ حد درجہ ناقص ہے۔ اس کی بجائے یوں چاہیئے۔ ماہ زیر رپورٹ میں سولہ مرتبہ وقار عمل کیا گیا۔ کل آٹھ گھنٹے کام کیا گیا۔ اوسط حاضری ۷۲ فی صدی تھی دو راستے صاف کئے۔ تین نالیاں کھودیں۔ جن کی لمبائی ۱۵۰ فٹ ہے۔ تین نشیب مقامات پر ۱۰۰ مکعب فٹ مٹی ڈالی وغیرہ وغیرہ آئندہ کے لئے مجمل اور مبہم انداز میں لکھی گئی رپورٹ کو رپورٹ تصور نہ کیا جائے گا۔ کیونکہ اس سے کام کی نوعیت کا پتہ نہیں چلتا۔ اور نہ نقائص پر اطلاع ہوتی ہے انہی رپورٹوں کا ذکر مجموعی رپورٹ میں کیا جائے گا۔ جو اپنی کارگزاری تفصیل کے ساتھ بھجواتی ہیں۔ پس مجالس آئندہ کے لئے آگاہ رہیں۔

خاکسار ناصر احمد مہتمم شعبہ وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نفع مند کام

جو دوست اپنا روپیہ نفع مند کام پر لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ ایسا روپیہ جائداد کی کفالت پر لیا جائے گا۔ جو ہر طرح سے انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔ اور نفع لائیگا ؛ (فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تقویٰ کیا چیز ہے اور کیونکر حاصل ہوتا ہے؟

"ضروری امر یہ ہے کہ پہلے یہ سمجھ لے کہ تقوےٰ کیا چیز ہے۔ اور کیونکر حاصل ہوتا ہے۔ تقوےٰ تو یہ ہے کہ باریک در باریک پلیدگی سے بچے۔ اور اس کے حصول کا یہ طریق ہے۔ کہ انسان ایسی کامل تدبیر کرے۔ کہ گناہ کے کنارہ تک نہ پہونچے۔ اور پھر نری تدبیر ہی کو کافی نہ سمجھے۔ بلکہ ایسی دعا کرے جو اس کا حق ہے کہ گداز ہو جائے۔ بیٹھ کر سجدہ میں رکوع میں قیام میں اور تہجد میں غرض ہر حالت اور ہر وقت اسی فکر و دعا میں لگا رہے۔ کہ اللہ تعالےٰ گناہ اور معصیت کی خباثت سے نجات بخشے۔ اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے۔ کہ انسان گناہ اور معصیت سے محفوظ اور معصوم ہو جائے۔ اور خدا تعالےٰ کی نظر میں راستباز اور صادق ٹھہر جائے۔ لیکن یہ نعمت نہ تو نری تدبیر سے حاصل ہوتی ہے۔ اور نہ نری دعا سے۔ بلکہ یہ دعا اور تدبیر دونوں کے کامل اتحاد سے حاصل ہو سکتی ہے۔ جو شخص نری دعا ہی کرتا ہے۔ اور تدبیر نہیں کرتا ہے۔ وہ شخص گناہ کرتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کو آزماتا ہے۔ ایسا ہی جو نری تدبیر کرتا ہے۔ اور دعا نہیں کرتا وہ بھی شوخی کرتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ سے استغنا ظاہر کر کے اپنی تجویز اور تدبیر اور زور بازو سے نیکی حاصل کرنی چاہتا ہے۔ لیکن مومن اور سچے مسلمان کا یہ شیوہ ہے۔ وہ تدبیر اور دعا دونوں سے کام لیتا ہے۔ پوری تدبیر کرتا ہے اور پھر معاملہ خدا پر چھوڑ کر دعا کرتا ہے ؛

(الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۴ء)

صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کا پروگرام بابت دورہ بھرتی احمدیہ کمپنی

ایک نئی احمدیہ کمپنی کھڑی کی جا رہی ہے۔ جس کے لئے فوری طور پر نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ صاحبزادہ کپتان مرزا شریف احمد صاحب آنریری اسسٹنٹ ریکروٹنگ آفیسر کے دورہ کا پروگرام مندرجہ ذیل ہے۔ مقامی کارکنوں کو چاہیئے۔ کہ صاحبزادہ صاحب کے مقرر کردہ وقت سے کم از کم ایک گھنٹہ قبل زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو مقام بھرتی پر حاضر رکھیں۔ تا مطلوبہ بھرتی جلد سے جلد پوری کی جا سکے

۸ جولائی ۱۹۴۲ء ضلع گورداسپور۔ ۸ بجے صبح کنجر۔ ۱۰ بجے قلعہ لال سنگھ۔ ۲ بجے بعد دوپہر علی وال۔ ۵ بجے شام شکار

۹ جولائی ۱۹۴۲ء ضلع سیالکوٹ۔ صبح ڈیرہ بابا نانک سے روانہ ہو کر براستہ نارووال و بدوملہی دوپہر کو چوندہ کے گوئے پہونچیں گے۔ اور ۴ بجے شام بھرتی شروع ہوگی۔

۱۰ جولائی ۱۹۴۲ء ۸ بجے صبح گھنوکے ججہ

اس کے بعد کا پروگرام پھر شائع کیا جائے گا۔

(ناظر امور عامہ)

اخبار "نور" شوق سے پڑھنے والے غیر مسلم اصحاب کے لئے

جو غیر مسلم اصحاب اخبار "نور" کے مطالعہ کا شوق رکھتے ہوں وہ مہربانی فرما کر اپنے اسماء اور مکمل پتہ سے دفتر تحریک جدید کو مطلع فرمائیں۔ ان کے نام اخبار "نور" جاری کر دیا جائے گا۔ جن احمدی دوستوں کی نظر سے یہ اعلان گذرے۔ انہیں چاہیئے کہ غیر مسلم اصحاب کو اس کی اطلاع دیں۔ اگر وہ شوق رکھتے ہوں۔ تو ان سے چٹھی بھجوا دیں ؛

(انچارج تحریک جدید قادیان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قلوب میں ایمان پیدا کیا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے کام کو غلبہ اسلام اور مسلمانوں کے عقائد کی اصلاح تک ہی محدود نہیں رکھا۔ بلکہ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ وہ ایمان پھر لوگوں کے دلوں میں پیدا کرے گا۔ آپ نے اس بارے میں بھی غیر معمولی کامیابی حاصل کی۔ آپ کی روحانی تاثیر کے نتیجہ میں ایک ایسی جماعت قائم ہوئی۔ جس کی نظیر آج روئے زمین پر نہیں مل سکتی۔ وہی لوگ جو پہلے فرض نماز تک کے قریب تک نہیں جاتے تھے۔ جو ساری عمر میں ایک روزہ بھی نہ رکھتے تھے۔ جنہیں نہ کبھی مالی قربانی کی توفیق ملی۔ نہ تبلیغ اسلام کا خیال آیا۔ آج وہ اپنے اندر ایک عظیم الشان انقلاب پاتے ہیں۔ انہوں نے عبادات میں باہمی معاملات میں۔ دین کے لئے جانی و مالی قربانیوں میں۔ تبلیغی جوش دکھلانے میں حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ جس کی مثال اس زمانہ میں کسی دوسری جگہ نظر نہیں آتی۔ ہر جماعت میں کمزور طبقہ بھی ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے بعض کمزور بھی ہیں لیکن اگر مجموعی حیثیت سے دیکھا جائے۔ تو ہر انصاف پسند کو کہنا پڑے گا۔ کہ واقعی یہ جماعت حقیقی رنگ میں اسلام پر قائم ہے۔ اور صحابہ کے نقشِ قدم پر چلنے والی ہے۔ چنانچہ بعض اوقات غیر بھی اس بات کا اعتراف کر چکے ہیں۔ ایک دفعہ لکھنؤ کے اخبار "ہمدم" میں اس کے قابل ایڈیٹر سید جالب صاحب دہلوی نے لکھا تھا۔ کہ جماعت احمدیہ کی مثال صحابہ کے سوا اور کہیں نہیں مل سکتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"میں حلفاً کہہ سکتا ہوں۔ کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں کہ سچے دل سے میرے پر ایمان لائے ہیں اور اعمالِ صالحہ بجا لاتے ہیں۔ اور باتیں سننے کے وقت اس قدر روتے ہیں۔ کہ اُن کے گریبان تر ہو جاتے ہیں۔ میں اپنے ہزارہا بیعت کنندوں میں اس قدر تبدیلی دیکھتا ہوں۔ کہ موسٰے نبی کے پیروان سے جو ان کی زندگی میں ان پر ایمان لائے تھے۔ ہزارہا درجہ ان کو بہتر خیال کرتا ہوں۔ اور ان کے چہرہ پر صحابہ رضٰ کے اعتقاد اور صلاحیت کا نور پاتا ہوں۔ ہاں شاذ و نادر کے طور پر اگر کوئی اپنے فطرتی نقص کی وجہ سے صلاحیت میں کم رہا ہو۔ تو وہ شاذ و نادر میں داخل ہیں۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ ہزارہا آدمی دل سے فدا ہیں اگر آج ان کو کہا جائے۔ کہ اپنے تمام اموال سے دست بردار ہو جاؤ۔ تو وہ دست بردار ہو جانے کے لئے مستعد ہیں پھر بھی میں ہمیشہ ان کو اور ترقیات کے لئے ترغیب دیتا ہوں۔ اور ان کی نیکیاں ان کو نہیں سناتا۔ مگر دل میں خوش ہوں"۔ (خط بنام ڈاکٹر عبدالحکیم)

پس ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان پیدا کرنا چاہتا ہے۔ جو اسلام کی حلاوت اور اس کے نتائج سے اس دنیا میں بھی بہرہ اندوز ہونے کا خواہش مند ہے۔ اسے چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرے۔ عبدالکریم۔ شرما۔

رسالہ "فرقان" کا عدالتی بیان نمبر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک ضروری مضمون

رسالہ "فرقان" کا ماہ جولائی نمبر عدالتی بیان نمبر ہے۔ نہایت خوشی کی بات ہے کہ اس نمبر میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلم سے ایک مضمون شائع ہو رہا ہے۔ علاوہ ازیں غیر مبایعین کے ایک معزز رکن چودھری محمد اسمٰعیل صاحب ۴۴ ریٹائرڈ ای۔اے۔سی کا بھی ایک بیان چھپ رہا ہے۔ دیگر اور نہایت ضروری مضامین بھی اس نمبر میں شائع ہوں گے۔ یہ نمبر مورخہ ۱۰۔ جولائی کو شائع ہو جائیگا انشاءاللہ۔ جو احباب ابھی تک رسالہ "فرقان" کے خریدار نہیں۔ انہیں فی الفور ایک روپیہ بھیجکر خریدار بن جانا چاہیئے۔ غیر مبایعین میں تقسیم کرانے کے لئے جو احباب کوئی رقم منیجر صاحب رسالہ فرقان کے نام ارسال فرمائیں گے۔ ان کا بہت بہت شکریہ۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار:۔ ابوالعطاء۔ جالندھری۔ ایڈیٹر رسالہ فرقان قادیان

قربانی اور تقویٰ کی ضرورت ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اے عزیزو! تمہارے لئے ازلی اور ابدی بادشاہت کے دروازے کھلے ہیں۔ تم میں سے جس میں ہمت ہو۔ اور جو موت کے دروازے میں سے گزر کر خدا میں محو ہونے کی طاقت رکھتا ہو۔ اسے خوش ہونا چاہیئے۔ کہ اس کے لئے بھی وہی برکتیں اور وہی رحمتیں موجود ہیں۔ جو اس سے پہلے لوگوں کے لئے موجود تھیں ضرورت صرف قربانی کی ہے۔ اور تقوےٰ کی ہے جس کا دوسرا نام محبتِ الٰہی ہے جس دل میں خدا کی محبت آگئی۔ باقی سب تفصیلیں اس میں آجاتی ہیں۔ جس طرح خدا تمام چیزوں کا جامع ہے۔ یعنی ہر چیز اس کے علم میں ہے۔ اور ہر چیز اس کے قبضہ میں ہے۔ اور ہر چیز اس کی قدرت میں ہے۔ اسی طرح خدا کی محبت بھی جامع ہے۔ اس میں بھی ہر چیز داخل ہوتی ہے یعنی تمام وہ روحانی ضرورتیں جو انسانی تکمیل کے لئے ضروری ہیں۔ محبت الٰہی میں سے آپ ہی آپ نکلتی آتی ہیں!!

"پس خدا کی محبت پیدا کرو۔ اور محبت کا جو لازمی نتیجہ ہے۔ یعنی قربانی، اس کے آثار دکھاؤ۔ تو تمہارے لئے بھی خدا کے فضل اسی طرح ظاہر ہوں گے جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہو گئی ہے۔ وہ چمکتا ہوا ستارہ جسے خدا نے دنیا کی ہدایت کے لئے پیدا کیا۔ لوگوں کی آنکھوں میں نور پیدا کرنے کی بجائے سردست تو حاسدوں کے دلوں میں ایک انگارہ بن کر جل رہا ہے۔ یعنی خدا کا مسیح دنیا کی تضحیک۔ اور اس کے تمسخر کا مرکز بنا ہوا ہے۔ ایک بہت بڑا کام ہے جو ہمارے سامنے ہے۔ ایک نئی دنیا کی تعمیر۔ ایک نئے آسمان اور زمین کی بنیاد!!

"پس اپنی ہمتیں مضبوط کرو۔ اور ارادہ کی کرکس لو۔ اور اپنے اردگرد کے منافقوں کی طرف نگاہ مت ڈالو۔ کہ مومن منافق کو کھینچتا ہے۔ نہ کہ منافق مومن کو"

اللہ تعالےٰ کی بے شمار رحمتیں نازل ہوں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احمدیہ جماعت کے لئے تحریکِ جدید کی قربانیوں کا اجراء کرکے خدا تعالےٰ کے فضلوں کا اسی طرح وارث ہونے کا موقعہ عطا فرمایا جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کرام اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے وارث ہوئے تھے۔ احمدیہ جماعت کا ہر فرد پر یہ امر واضح ہے۔ کہ تحریک جدید کی قربانیوں کا جہاد دس سالہ ہے۔ اس جہاد کے مجاہدین میں وہی شخص کھڑا ہوگا۔ جو متواتر دس سال راہِ خدا میں قربانی کرتا رہے گا۔

پس وہ احباب جن کے ذمہ گزشتہ سالوں میں سے کسی سال کا بقایا ہے۔ یا کسی مجاہد کا کوئی سال خالی ہے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ وہ اپنے بقائے کی ادائیگی کریں۔ تا وہ اس "جہاد" میں شمولیت کی سعادت حاصل کر سکیں۔ پس بقایا داران کو چاہیئے۔ کہ اپنے بقایا کی رقم جلد سے جلد ادا کریں۔ بلکہ کوشش کریں۔ کہ آٹھویں سال کے وعدہ کی رقم جو ۳۱۔ جولائی تک ادا ہو جانی چاہیئے۔ اس کے ساتھ بقایا بھی ادا ہو جائے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔

ہستی باری تعالیٰ پر گفتگو کرنے کا طریق

خداتعالیٰ کی ہستی کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے عالم پر روئے سخن ایسے لوگوں کی طرف ہوتا ہے۔ جو صانع عالم اور خالق مخلوق کے منکر ہیں۔ لیکن درحقیقت دنیا میں ایسا کوئی فرقہ نہیں۔ جو صانع کا قطعی طور پر انکار کرتا ہو۔ جن لوگوں کو دہریہ کہا جاتا ہے۔ اور جن کے متعلق عموماً خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ صانع کے وجود کو نہیں مانتے وہ بھی دراصل کسی صانع کے قائل ہوتے ہیں۔ اور خود لفظ دہریہ اس امر کا شاہد ہے۔ کیونکہ دہریہ کے معنی دہر (زمانہ) کی طرف منسوب ہونے والا فرقہ ہیں۔ قرآن مجید کے نزول کے وقت اس قسم کے لوگ جن سے اہل عرب کو واسطہ پڑتا تھا۔ وہ پارسی تھے۔ جو خیر و شر کو دہر (زمانہ) کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اس لئے عرب انہیں دہریہ کے نام سے موسوم کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کا ذکر اس طرح فرمایا کہ ان لوگوں کا عقیدہ یہ ہے ان ھی الا حیاتنا الدنیا نموت ونحیی وما یھلکنا الا الدھر وما نحن بمبعوثین (قرآن کریم) یعنی ہماری یہی زندگی اس دنیا کی زندگی ہے۔ اسی میں ہم مرتے جیتے ہیں۔ اور زمانہ ہی ہمیں مارتا ہے۔ اور ہم پھر زندہ نہیں کئے جائیں گے۔

حدیث قدسی میں آتا ہے لیسبنی ابن آدم یسب الدھر وانا الدھر بیدی الامر کلہ اقلب اللیل والنہار (مشکوٰۃ المصابیح) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم دہر (زمانہ) کو گالی دے کر حقیقت مجھے گالی دیتا ہے۔ کیونکہ ہر کام میرے دست قدرت میں ہے۔ دن رات کو میں ہی بدلتا ہوں۔ اور اس کا مزعومہ دہر جسے وہ ہر قسم کے انقلابات کا باعث سمجھتا ہے وہ میں ہوں۔ پس یہ لوگ بھی صانع کے منکر نہیں تھے۔ بلکہ اس کی تعیین میں غلطی کرتے تھے۔ یعنی اس قدوس ذات کی بجائے جو علیم و حکیم اور قادر مطلق ہے۔ وہ دھر کو صانع قرار دیتے تھے۔

آج کل کے یورپ کے دہریہ بھی صانع کے قطعی منکر نہیں۔ بلکہ وہ طبیعت کو صانع مانتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ کائنات عالم سے جو اثرات ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ وہ کائنات کے مادی اور طبعی خواص کا نتیجہ ہیں۔ ان کے پیچھے کسی خارجی طاقت کا ہاتھ کام نہیں کرتا۔ مثلاً زمین کی طبیعت میں یہ خاصہ ہے۔ کہ جو درست بیج مناسب حالات میں اس کے اندر پڑے۔ وہ اس میں سے پودا پیدا کر دیتی ہے۔ اسی طرح عورت کے رحم کی طبیعت میں یہ بات ہے۔ کہ جب نطفہ اس میں پڑے۔ تو وہ بچہ بنا دے اس کے اندر کسی اور ذات کی قدرت یا حکمت کا قطعاً دخل نہیں۔

مختلف زمانوں میں جس قدر بھی مختلف خیالات کے دہریہ فرقے پیدا ہوئے ان میں سے بدترین دہریہ وہ ہیں جنہیں سوفسطائی کہا جاتا ہے۔ یہ لوگ بظاہر صانع اور مصنوع دونوں کے منکر معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن درحقیقت یہ بھی صانع کے مطلقاً انکاری نہیں ہیں۔ بلکہ اپنے اصول کے مطابق جس طرح کی مخلوقات وہ تجویز کرتے ہیں۔ اسی رنگ کے صانع اور خالق کے وہ بھی قائل ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے۔ کہ تمام کائنات عالم جو ہمارے سامنے ہے فی الحقیقت اس کا کوئی وجود نہیں بلکہ یہ سب قوت تخیل کی پیداوار ہے۔ الخیال خلاق ان کا مشہور مقولہ ہے پس یہ لوگ خیال کو صانع قرار دیتے ہیں۔

الغرض کوئی دہریہ فرقہ صانع کا بالکل منکر نہیں بلکہ صانع کے مصداق میں اختلاف ہے۔ کوئی دہر کو صانع سمجھتا ہے تو کوئی طبیعت کو اور کوئی خیال ہی کو خالق قرار دیتا ہے۔ اور ایسی چیز جس کے اصل وجود کے متعلق اختلاف نہ ہو بلکہ اس کے مصداق کی تعیین کے متعلق اختلاف ہو۔ اس کا فیصلہ کرنے کے لئے علماً منطق و حکمت اس چیز کی صفات پر غور کر کے انہیں معین کرتے ہیں۔ کہ اس چیز میں کون کون سی صفات کا ہونا ضروری ہے۔ جب ان صفات کی تعیین ہو جائے تو اس کے بعد یہ دیکھا جاتا ہے کہ یہ صفات مختلف مزعومہ اشیاء میں سے کس کے اندر پائی جاتی ہیں۔ وجود صانع یا ہستی باری تعالیٰ کے متعلق اختلاف بھی اسی نوعیت کا ہے۔ یعنی وجود صانع کے تو سب فرقے قائل ہیں۔ لیکن اس کا مصداق تمام فرقے علیحدہ علیحدہ قرار دیتے ہیں۔ اس لئے اس قسم کے دہریہ فرقوں سے گفتگو کرتے ہوئے ہمیں وجود صانع کے دلائل بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی بلکہ صانع کے صفات کو معین کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ صانع میں کون کون سے صفات کا ہونا ضروری ہے۔ جن کے بغیر صانع نہیں کہلا سکتا۔ پھر ان صفات کو ان تمام مزعومہ اشیاء پر چسپاں کر کے دیکھا جائے۔ جن کے صانع ہونے کے متعلق مختلف فرقوں کا دعوےٰ ہے۔ جس پر وہ تمام صفات صادق آ جائیں۔ وہ صانع حقیقی ثابت ہوگا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی ہستی اور توحید کو ثابت کرنے کے لئے زیادہ تر نظام عالم کو پیش کیا گیا ہے۔ جو خداتعالیٰ کی صفات کا مظہر اور معیار ہے۔ اس طرح سے گویا خداتعالیٰ نے صفات کے ذریعہ اپنی ہستی اور ذات کو ثابت کیا ہے۔

خاکسار محمد احمد۔ دارالمجاہدین قادیان

ضروری اعلان برائے موصیان

ہر موصی کو ہر سال سالانہ حساب تفصیل وار بھیجا جاتا ہے۔ جس میں ان کا بجٹ ان کی شرح وصیت اور وصول کی پوری تفصیل دی جاتی ہے۔ اگر اس میں کوئی غلطی کسی وجہ سے ہو۔ تو خط و کتابت کر کے اس کی درستی کرائی جا سکتی ہے۔ لیکن مجھے حیرت ہے۔ کہ بعض موصی اس خط کے پہنچنے پر بھی توجہ نہیں کرتے۔ اور جب بقایا بڑھ جاتا ہے۔ اور دفتر سے خط و کتابت کی جاتی ہے۔ تو پھر بھی توجہ نہیں فرماتے۔ حالانکہ بعض بقایا داران کو جوابی رجسٹری نوٹس دیا گیا۔ تب بھی پروا نہیں کی۔ جب وصیت منسوخ ہوگئی تو اب دفتر ہذا کو کوسنا شروع کرتے ہیں۔ کہ دفتر بلاوجہ وصیت منسوخ کر دیتا ہے۔ حسابات کی پڑتال نہیں ہوتی۔ چیک نہیں ہوتا وغیرہ وغیرہ۔ مثال کے طور پر ایک ہو کے ایک معزز فرد کا حال تحریر کرتا ہوں۔ ان کی خدمت میں بقایا کی ادائیگی کے متعلق لکھا گیا۔ جوابی رجسٹری نوٹس دیا گیا۔ اور اس سے قبل ہر سال سالانہ حساب بھیجا جاتا رہا۔ اس وقت تو ان کو توجہ نہ ہوئی لیکن جب ان کی عدم توجہ کی وجہ سے ان کی وصیت منسوخ ہوگئی۔ تو اب قریباً ایک سال کے بعد سیکرٹری صاحب مال سے لکھوایا ہے۔ کہ فلاں سال میں میرا بجٹ کم تھا۔ فلاں سال میں میں نے ایک رقم بھیجی تھی۔ وہ دفتر کے حساب میں نہیں آئی۔ فلاں غلطی ہے یہ غلطی ہے۔ حالانکہ ان غلطیوں کی درستی کا وقت سالانہ حساب پہنچنے کا وقت ہوتا ہے۔ جب سالانہ حساب پہنچے۔ اس کی اچھی طرح پڑتال کر لی جائے۔ کوئی غلطی ہو تو کوپن نمبر اور تاریخ لکھ کر درستی کرا لی۔ لیکن وقت پر توجہ نہ کرنا اور پھر بعد میں دفتر کو بدنام کرنا مناسب نہیں۔ ہر موصی کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنا حساب آپ رکھے۔ نہ کہ سیکرٹری پر چھوڑ دے۔ بعض سیکرٹری صاحبان حصہ آمد کو چندہ عام یا جلسہ سالانہ کی مدمیں بھیج دیتے ہیں۔ غرض کئی قسم کی غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ دفتر ہذا سے بھی غلطی ہو سکتی ہے۔ سالانہ حساب اسی لئے بھیجا جاتا ہے۔ تاکہ ہر موصی اپنا حساب دیکھ لے۔ اگر فرق ہو تو کوپن نمبر اور تاریخ کا حوالہ دے کر رقوم کی تصحیح کرائے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

سیالکوٹ میں سیرت النبیؐ اور جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

امسال چند ناگزیر مشکلات کی وجہ سے جلسہ سیرۃ النبیؐ تاریخ معینہ پر نہ کیا جاسکا۔ اس لئے تلافی مافات کے طور ۲۶ جون ۱۹۴۲ء کو ۹ بجے سے ۱۱½ بجے شب جلسہ سیرت النبی منعقد کیا گیا۔ پنڈت بیلی رام صاحب ایڈووکیٹ جو ایک معزز اور مشہور وکلاء میں سے ہیں صدر تھے آغاز اجلاس تلاوت کلام اللہ شریف سے کیا گیا۔ اس کے بعد جناب شبیر احمد صاحب بی۔ اے نے نہایت خوش الحانی سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نعت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں پڑھی جس کے اثر سے حاضرین پر سکوت کا عالم طاری ہو گیا۔ خاکسار راقم الحروف نے ایک مختصر سی تقریر جلسہ کی غرض و غایت کے متعلق عرض کی۔ بعدہٗ جناب صدر نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے کچھ حالات تفصیلاً بیان فرمائے۔ آپ کی واقفیت عام مسلمانوں سے بھی کہیں زیادہ تھی۔ آپ کے لہجہ سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا آپ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص انس ہے۔ آپ کے بعد خورشید احمد صاحب مجاہد نے مختصر سی تقریر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات قدسیہ کے احسانات کے متعلق فرمائی۔ تقریر مدلل اور پر اثر تھی۔ پھر جناب گیانی پیارا سنگھ صاحب نے اپنی ٹھیٹھ پنجابی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گن کچھ ایسے لطیف پیرایہ میں گائے کہ حاضرین پر وجد کا عالم چھا گیا۔ آپ کی تقریر بے حد پسند کی گئی۔ اور یہی جی چاہتا تھا کہ وہ تقریر کرتے جائیں۔ اور ہم سنتے جائیں۔ آخر میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جماعت احمدیہ کا شکر گذار ہونا چاہئیے۔ کہ تمام دنیا سے پہلے اسی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح حالات دوسری اقوام کے سامنے پیش کئے اور یہ جماعت احمدیہ کی ہی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ کہ نام دھاریوں اور اکالی سکھوں نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق نہایت کامیاب جلسے کئے۔ اور جو غلط فہمیاں آنحضورؐ کے متعلق دوسرے مذاہب کے لوگوں میں پھیلی ہوئی تھیں۔ انکو صرف جماعت احمدیہ ہی نے اپنی ان تھک کوششوں سے دور کیا ہے۔ اور امید ہے کہ ان کے اس رویہ سے بہت شاندار نتائج پیدا ہوں گے۔ مولوی ابوالعطاء صاحب نے اپنے دلپذیر بیان سے حاضرین کا دل لبھا لیا۔ جلسہ میں حاضری کافی تھی۔ اور یہ ایک کامیاب جلسہ سمجھا گیا۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ بھی جلسہ میں شامل تھے۔ آپ نے بھی گیانی پیارا سنگھ صاحب کی تقریر بہت پسند فرمائی۔ جلسہ بخیر و خوبی تقریباً ۱۲ بجے رات ختم ہوا۔

دوسری صبح بتاریخ ۲۷ جون ۱۹۴۲ء کو جلسہ سالانہ ۸½ بجے شروع ہونا تھا۔ مگر باران رحمت کی وجہ سے پنڈال کا انتظام قدرے درہم برہم ہو گیا۔ ممبران مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ نے نہایت سرعت سے جہاں جہاں پانی جمع ہو گیا تھا مٹی ڈال کر جگہ قابل استعمال بنا دی۔ اور دریاں از سر نو بچھا کر کرسیاں قرینہ سے لگائیں کوئی ۹ بجے کے قریب جلسہ شروع ہوا۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب صدر تھے۔ تلاوت کے بعد شبیر احمد صاحب نے کلام نعتیہ سنایا۔ بعدہ جناب ملک عبدالرحمن صاحب خادم وکیل گجرات نے مضمون "دنیا کی موجودہ مشکلات کا حل" پر اور چودھری دل محمد صاحب نے "موجودہ جنگ کے بارہ میں انبیاء کی پیشگوئیاں" کے مضمون پر اور جناب مولوی ابوالعطاء صاحب نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شان" کے مضمون پر تقریریں کیں۔ اور یہ اجلاس ۱۲½ بجے دوپہر کو ختم ہوا۔ ہر تقریر کے اختتام پر شاہ صاحب وضاحت کرتے تھے۔

رات کو مولوی خلیل احمد صاحب ناصر بی۔ اے سیکرٹری مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ نے دنیا کے عالمگیر مذہب کے مضمون پر۔ اور مولوی ابوالعطاء صاحب اور خادم صاحب نے تقاریر فرمائیں۔ جو نہایت پسند کی گئیں۔

دوسری صبح ۲۸ جون کو مجلس خدام الاحمدیہ کی کانفرنس دو گھنٹے تک ہوتی رہی۔ مجلس کے بعد چودھری اسد اللہ خانصاحب بار ایٹ لاء لاہور۔ چودھری دل محمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ اور مولوی عبدالمالک خانصاحب کی تقریریں ہوئیں۔ جلسہ کی حاضری اس اجلاس میں سب سے زیادہ تھی۔ اتوار کی وجہ سے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب بھی کثرت سے شامل ہوئے۔ اسی روز رات کو جناب عارف صاحب اور مولوی عبدالمالک صاحب کی پر اثر تقریریں ہوئیں۔ دن کی طرح حاضرین کی کثرت تھی۔ جمعہ ہفتہ۔ اتوار کو ہر روز تمام شہر میں منادی کرائی جاتی تھی۔ بیرونجات سے بھی بہت سے احباب شامل جلسہ ہوئے۔ سٹیج کا انتظام خدام نے نہایت اچھا کیا تھا۔ مگر والنٹیروں کی کمی تھی۔ اکثر احباب دور دور کھڑے رہتے تھے۔ اور ان کو بٹھانے کی کوشش نہیں کی جاتی تھی۔ اس دفعہ لاؤڈ سپیکر کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ اس لئے دور دور کھڑے ہونے والے احباب بھی اچھی طرح مستفیض ہو رہے تھے۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ۔ اور جناب صاحبزادہ میاں ناصر احمد صاحب کی شمولیت سے جلسہ کی رونق دوبالا ہو گئی۔ مولوی عبدالمالک خانصاحب کی آخری تقریر نہایت پر اثر اور دلکش تھی۔ غالباً ایک غیر مبائع دوست نے حضرت اقدسؑ کی نبوت کے متعلق اعتراض لکھ کر بھیجے جس کی آپ نے نہایت محبت بھرے الفاظ میں تشریح کی۔ اور جواب باصواب دیا۔ تمام جلسہ کی فضاء نہایت پر امن اور دلچسپ رہی۔ اکثر غیر احمدی اور غیر مسلم احباب جماعت احمدیہ کی کارگزاریوں کی تعریفیں کرتے ہوئے سنے گئے جلسہ بخیر و خوبی رات کے بارہ بجے ختم ہوا۔

خاکسار روشن دین تنویر سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سیالکوٹ۔

کرنال میں تبلیغ احمدیت

آج کل شہر کرنال میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے دس کے قریب احمدی دوست جمع ہوئے ہیں۔ جمعہ چودھری نادر علی صاحب ایگریکلچر اسسٹنٹ کے مکان واقعہ صدر پر ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تازہ بتازہ خطبات پڑھے جاتے ہیں۔ احمدی دوستوں کا صدر میں اتنا اجتماع ایک غیر معمولی بات تھی۔ اس لئے غیر احمدی محلہ داروں کی نگاہیں اٹھنے لگیں۔ رفتہ رفتہ سلسلہ کلام شروع ہو گیا۔ اور ہر مسئلہ اسلامی میں احمدیت کی تائید دیکھ کر ان لوگوں نے یہ عذر تراشا۔ کہ آپ سب عالم ہیں ہم آپ کی باتوں کا جواب نہیں دے سکتے۔ ہم علماء کو بلوائیں گے۔ یہ سلسلہ انفرادی گفتگو سے بڑھ کر ایک مجمع کی صورت اختیار کر گیا آخر ایک رات ایک احاطہ میں باقاعدہ مناظرہ کی صورت میں سوال و جواب بر موضوع "خاتم النبیین" ہوئے۔ اور غیر احمدیوں نے محسوس کیا۔ کہ ان کا دیوالہ نکل چکا ہے اس پر گھبرا کر انہوں نے مولوی جودت صاحب کو بلایا۔ اور تین دن رات کی تقاریر کرائیں۔ ہمارے وقت طلب کرنے یا تردید اعتراضات کے مطالبہ کو انہوں نے منظور نہ کیا۔ اور نہ ہی مولوی صاحب راضی ہوئے آخر میں مولوی صاحب یہ کہہ چلے گئے کہ ان لوگوں سے تعلقات نہیں رکھنے چاہئیں۔ اور نہ ہی ان سے کلام کرنا اور دیگر سلوک کرنا چاہئیے۔

۲۲ جون کو مولوی عبدالمالک صاحب کرنال تشریف لائے۔ غیر احمدی فرداً فرداً مولوی صاحب کے پاس صدر میں ان کی قیامگاہ پر آکر سوال و جواب کرتے رہے۔ مولوی صاحب نے ۲۳ جون کو اندرون شہر کرنال بر مکان حافظ نیاز احمد صاحب احمدی تقریر کی۔ چاندنی رات تھی۔ گردونواح کے مکانوں۔ اور میدانوں میں سننے والے آدمیوں اور عورتوں کی کافی تعداد تھی۔ مگر ظاہرہ طور پر کسی کو آنے کی اجازت نہ تھی۔ بلکہ محلہ دار اور دیگر لوگ فساد پر آمادہ تھے۔ ۲۴ جون کو باقاعدہ جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ شہر کے ایک وسیع احاطہ معروف برف خانہ میں ۹ بجے شب مولوی صاحب کی تقریر "خاتم النبیین و صداقت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام" کا اعلان خوب زور شور سے کیا گیا۔

غیر احمدیوں نے لوگوں کو جلسہ میں شامل ہونے سے بازہی نہیں رکھا۔ بلکہ شہر میں اعلان کیا۔ کہ شہر میں جلسہ ہوگا۔ اور صدر میں اعلان کیا کہ صدر میں جلسہ ہوگا۔ اور بازار میں اعلان کیا۔ کہ بازار کی مسجد میں جلسہ ہوگا۔ گویا شہر کی آبادی کو قابو کرنے کیلئے ہر حصہ میں ایک جلسہ کا اعلان کر دیا۔ تاکہ کوئی آدمی ہمارے جلسہ میں نہ جاسکے۔ اسکا اثر ہمارے جلسہ پر ضرور پڑا اور تعداد حاضرین خاطر خواہ نہ ہوسکی مگر جتنے آئے اُن میں سے چند ایک سعید روحیں نکلے جو ہماری طرف راغب ہوگئے۔ اور تحقیقات کر رہے ہیں۔ اس جلسہ کا ہونا تھا۔ کہ شہر میں احمدیت کے خلاف ایک شور اُٹھ کھڑا ہوا۔ دہلی سے پرانا فتویٰ کفر منگوا کر تمام لوگوں کو مساجد میں سنایا گیا۔ لوگوں سے دستخط کرائے گئے۔ کہ احمدیوں سے کوئی تعلق نہ رکھیں مگر اس سے لوگوں کو ہماری طرف زیادہ رغبت ہوگئی ہے۔

صوبیدار خوشحال خاں صاحب کے قتل کے خلاف قرار دادیں

(۹)

جماعت احمدیہ کراچی کا اجتماع ۲۷ جون کو ہوا جس میں حسب ذیل قرارداد پاس کی گئی۔

جماعت احمدیہ کراچی کا یہ اجلاس صوبیدار خوشحال خاں صاحب کے بے دردانہ اور وحشیانہ قتل پر انتہائی غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور ہز ایکسیلینسی گورنر بہادر صوبہ سرحد کی خدمت میں پُر زور الفاظ میں عرض کرتا ہے۔ کہ گورنمنٹ کے وقار اور رُعب کو قائم رکھنے اور قیام امن کے لئے ازبس ضروری ہے۔ کہ مجرموں کو جلد از جلد تلاش کر کے انہیں قرار واقعی سزا دی جائے جو دوسروں کے لئے عبرت اور افرادِ جماعت احمدیہ کے زخمی دلوں کی تسلی اور اطمینان کا باعث ہو۔

قرار پایا کہ مندرجہ بالا ریزولیشن کی نقول ہز ایکسیلینسی گورنر بہادر صوبہ سرحد ڈپٹی کمشنر صاحب مردان اور اخبار "الفضل" کو بھیجی جائیں۔

خاکسار احمد جان سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ کراچی

(۱۰)

۱۹ جون۔ زیر صدارت مولوی غلام محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی۔ سرگودھا ایک عام جلسہ منعقد کیا گیا۔ چوہدری سلطان احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے ۲۹ کو صوبیدار خوشحال خاں صاحب کنہ مینی ضلع مردان علاقہ سرحد کے واقعہ قتل پر ایک مفصل اور مدلل تقریر فرمائی اور بتایا کہ صوبیدار صاحب کو محض اسوجہ سے قتل کیا گیا ہے۔ کہ وہ احمدی تھے اور پھر قاتلین کی دھمکی ہے۔ کہ ہم جہاں کہیں احمدی کو پائیں گے بے دریغ قتل کر دیں گے۔ اس واقعہ قتل پر چاروں طرف سے ہر مرد و زن اور بچگان کی طرف سے زخمی دل سے آہ و فغان کا اظہار کیا گیا۔ اور پاس ہوا۔ کہ ہم افراد جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی سرگودھا اس حادثہ پر غم و الم کا اظہار کرتے ہوئے ذمہ دار حکام سے دادرسی کے خواہاں ہیں۔ کہ وہ قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچائیں۔ حمید احمد سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

(۱۱)

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ نے اپنے ۲۱ جون کے جنرل اجلاس میں اپنے محترم بھائی جناب صوبیدار خوشحال خاں صاحب پنشنر ساکن موضع مینی تحصیل صوابی ضلع مردان صوبہ سرحد کے سفاکانہ قتل پر نہایت ہی رنج اور دلی افسوس کا اظہار کیا۔ اور صوبہ سرحد کی گورنمنٹ سے اس حادثہ جانکاہ کے متعلق فوری کارروائی کا مطالبہ کرتا ہے۔ تاکہ قاتلانِ شہید کو عبرت ناک سزائیں دے کر آئندہ کے لئے ایسے واقعات کا سدّباب کیا جاسکے۔

۲۔ یہ اجلاس پسماندگان شہید مرحوم سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل دے۔

۳۔ قرار پایا۔ کہ مندرجہ بالا قراردادوں کی نقول (۱) بحضرت اقدس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز قادیان (۲) پسماندگان شہید مرحوم (۳) جناب ایڈیٹر صاحب روزانہ اخبار "الفضل" قادیان (۴) معلی القاب جناب ہز ایکسیلینسی گورنر بہادر صوبہ سرحد لغرض اطلاع و مناسب کارروائی ارسال کی جائیں۔

مرزا شریف بیگ جنرل سکرٹری

(۱۲)

مورخہ ۱۲ ماہ احسان ۱۳۲۱ ھش کو خدام الاحمدیہ سونگھڑا کا ہفتہ واری جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں جناب صوبیدار خوشحال خاں صاحب شہید مرحوم کے وحشیانہ قتل پر نہایت ہی رنج و ملال و اظہار افسوس کیا گیا۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ شہید مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں اعلےٰ مقام بخشے۔ اور پسماندگان کے مجروح قلوب کو صبر عطا کرے۔ یہ مجلس پسماندگان سے اظہارِ ہمدردی کرتی ہوئی صبر کی تلقین کرتی ہے۔ اور ساتھ ہی حکام بالا سے درخواست کرتی ہے۔ کہ فوری اور مناسب کارروائی کی طرف توجہ کریں۔

خاکسار سید غلام ابراہیم سکرٹری

(۱۳)

جماعت احمدیہ جموں نے اپنے جلسہ میں حسب ذیل قرارداد پاس کی ہے:۔

صوبیدار خوشحال خاں صاحب کے قتل کی جماعت احمدیہ جموں شدت کے ساتھ مذمت کرتی ہے۔ اور صوبیدار صاحب مرحوم کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتی ہوئی حکومت سرحد سے پُر زور مطالبہ کرتی ہے کہ ملزمان کو قرار واقعی سزا دے کر امن عامہ کو برقرار رکھا جائے۔

چندہ اشاعت اسلام

جن احباب کو سیونگ بنک یا عام بنکوں میں روپیہ رکھنے سے یا کسی اور ذریعہ سے سود کا روپیہ حاصل ہوتا ہے۔ انکی یاد دہانی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ازروئے فتویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسی رقوم بلاتوقف صدر انجمن احمدیہ کی مد اشاعت اسلام میں بھجوانی چاہئیں اسلئے یہ رقوم جہاں تک ہوسکے جلد مرکز میں بھجوادیں ایسی رقوم کو اپنے طور پر خرچ کرنے کی ممانعت ہے

مہتمم نشر و اشاعت

اعلان نکاح

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بمورخہ ۴ جولائی کو بعد نماز عصر سب لفٹننٹ محمد یوسف خاں صاحب پسر کیپٹن عمر حیات خانصاحب ایم۔ بی۔ ای کا نکاح صفیہ بیگم بنت ڈاکٹر محمد علی خانصاحب مرحوم افریقی سے دو ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب دعا

اور بعد دہلی کے مناسب انفرادی یا اجتماعی تبلیغ میں مصروف رہتے ہیں۔ خاکسار حافظ نیاز احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کرنال

بہار اڑلیہ میں تبلیغ احمدیت

میں جناب امیر صاحب پراونشل اڑلیہ کے حکم سے آل اڑلیہ کانفرنس کو کامیاب بنانے کیلئے ان مقامات پر گیا۔ جہاں اڑلیہ کے احمدی احباب بطور ملازمت رہتے ہیں۔ اس موقعہ کو نادر جان کر تبلیغی کتب و ٹریکٹ اشتہارات بھی کافی ساتھ لے گیا۔ اور ریل موٹر وغیرہ کے سفروں میں خوب تبلیغ کا موقعہ ملا۔ چنانچہ کنڈرا پاڑا سے روانہ ہو کر بالاسور۔ کھڑگپور۔ موسابنی مہو بھنڈار جمشید پور۔ رانچی۔ پورلیہ۔ آسنسول۔ کلکتہ کا سفر کیا۔ ۲۹ کتب فروخت کیں۔ اور ۱۸۰ ٹریکٹ اور اشتہارات مفت تقسیم کئے۔ ۵ تقریریں کرنے کا موقعہ ملا۔ الغرض اس دورہ کے ۱۰۷۵ میل ریل۔ لاری۔ اور پیدل سفر میں قریباً ایک ہزار انسانوں کو پیغام حق پہنچایا۔ رانچی میں مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ بہار و اڑلیہ بھی ساتھ تھے۔ جناب سید محی الدین صاحب ایم۔ ایل۔ اے کے مکان پر آپ کی نہایت دلچسپ تقریر ہوئی جس میں اعلیٰ تعلیم یافتہ وکلاء اور معززین شامل ہوئے۔ پورلیہ کی بار لائبریری اور کورٹس میں پھر کر قریباً ایک درجن انگریزی ٹریکٹ وکلاء میں ہم نے تقسیم کئے۔ اور پوسٹ آفس کے برآمدہ میں ایک عیسائی پادری صاحب کو ڈیڑھ گھنٹہ تک جناب مولوی صاحب نے تبلیغ کی جس میں ہر طبقہ کے ۵۰ لوگ شامل ہو کر بہت دلچسپی سے سنتے رہے۔ اور اسطرح سارے شہر میں احمدی مبلغین کی تبلیغ کا ذکر خیر ہو گیا۔ ہندی ٹریکٹ یہاں تقسیم کئے۔ ۲۵ دن میں یہ دورہ ختم ہوا۔ خاکسار محمد حنیف قمر آنریری مبلغ اڑلیہ

حصہ وصیت میں اضافہ

چودہری ابوالخیر سعید احمد صاحب نے اپنی جائیداد کے ۱/۹ حصہ کی بجائے اب ۱/۷ حصہ کی وصیت کر دی ہے۔ دیگر موصیوں کو بھی چاہیئے۔ کہ اپنے حصہ میں اضافہ کریں۔ دسواں حصہ تو کم از کم ہے۔ مومن کو ترقی کرنی چاہیئے اور قربانی میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ باقی احباب کو بھی توفیق عطا کرے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

ایک نائب منشیر قانونی کی ضرورت

نظارت امور عامہ کو ایک تجربہ کار بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نوجوان کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ تنخواہ ۶۵-۳-۸۰ ہوگی۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں بمعہ نقول سرٹیفکیٹ فوراً نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔ (ناظر امور عامہ)

نہایت ضروری گذارش

ہمیں اس بات کا بڑا افسوس ہے کہ بعض احباب یہ وعدہ فرما کر کہ "الفضل" کا چندہ ماہوار ادا کرینگے۔ کئی کئی ماہ خاموش ہو جاتے ہیں اور اگر مجبور ہو کر وی۔ پی کیا جائے۔ تو پھر اسے واپس کر دیتے ہیں۔ ہم ایسے احباب سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ اگر وہ خود بخود باقاعدہ اور بروقت ادائیگی کرتے رہیں تو وی۔ پی کی نوبت ہی کیوں آئے۔ اسی طرح بعض احباب نے گذشتہ ماہ یا اس سے قبل وی پی رکوا کر بذریعہ منی آرڈر چندہ کی ادائیگی کا وعدہ فرمایا تھا۔ مگر اس وعدہ کے باوجود انکی طرف سے تاحال رقم موصول نہیں ہوئی۔ اگر احباب ہمارے ساتھ تعاون نہ فرمائیں گے۔ تو "الفضل" کے اخراجات کہاں سے پورے ہونگے ہماری اس چیخ و پکار کے باوجود جو دوست بے اعتنائی کا سلوک کرتے ہیں انکے متعلق ہم سوا اسکے اور کیا سمجھ سکتے ہیں۔ کہ انہیں اپنے جماعتی پریس کی ترقی کا کوئی احساس نہیں۔ (منیجر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

برلین ۴ر جولائی۔ جرمنوں نے دعویٰ کیا ہے کہ جزیرہ نما خرسن کے روسی مورچے توڑ دیئے گئے ہیں۔ البتہ بعض علاقوں میں روسی فوج خندقیں کھود کر لڑائی کو جاری رکھ رہی ہے۔

چنگنگ ۴ر جولائی۔ چین کے ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ جاپانی فوج نے کیانگسی کے محاذ پر چینی فوج میں شگاف پیدا کر دیا ہے۔ اور وہ مرکزی کیانگسی کے ایک اہم شہر پر قابض ہو چکی ہے۔

لنڈن ۴ر جولائی۔ پیرس ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ آج پانسو فرانسیسی مرد اور عورتیں جرمن کارخانوں میں کام کرنے کے لئے گئیں۔ اس وقت ایک لاکھ ستر ہزار فرانسیسی جرمن کارخانوں میں کام کر رہے ہیں۔ ان میں سے ۳۵ ہزار عورتیں ہیں۔

دہلی ۴ر جولائی۔ برما میں اتحادی طیاروں کی سرگرمیاں برابر جاری ہیں۔ خراب موسم کے باوجود کل اکیاب پر حملہ کیا گیا۔ دریائے سیاڈیں میں دشمن کے جہازوں پر چھاپے گئے۔ دو بار گواسون کی فوجی بارکوں پر بم باری کی گئی۔ ان تمام حملوں کے بعد تمام طیارے صحیح و سالم واپس آ گئے۔

بمبئی ۴ر جون۔ حکومت بمبئی نے ایسے تمام نقشوں کی فروخت ممنوع قرار دیدی ہے۔ جو ۳۲ ۱ انچ فی میل کے پیمانہ کے مطابق بنے ہوئے ہوں۔ اور ہندوستان کے کسی حصہ کو ظاہر کرتے ہوں۔ حکم دیا گیا ہے کہ ایسے تمام نقشے نزدیک ترین تھانہ میں جمع کرا دیئے جائیں۔

لنڈن ۴ر جولائی۔ پراگ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ ہیڈرک کے قتل کے بعد اسوقت تک ۱۲۹۴ چیکوں کو جرمن ہلاک کر چکے ہیں۔

لاہور ۴ر جولائی۔ پنجاب گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ یہ افواہیں بالکل غلط اور بے بنیاد ہیں۔ کہ وہ جنگ کے دوران میں بکری ٹیکس کی فراہمی کو ملتوی کرنیکے سوال پر غور کر رہی ہے۔ البتہ وہ ان نقائص کو دور کرنیکے متعلق غور کر رہی ہے جو فنانشل کمشنر کے ایک فیصلہ کے ذریعہ اسکے نوٹس میں آئے ہیں۔

دہلی ۴ر جولائی۔ ہندوستان کا جنگی خرچ مارچ ۱۹۴۲ء تک چالیس لاکھ روپیہ روزانہ تھا۔ جو اب بڑھ کر پچاس لاکھ تک پہنچ چکا ہے۔ اضافہ کی وجہ وہ ہوائی اڈے ہیں۔ جو سرحدات پر دفاعی استحکامات کو مضبوط تر بنانے کیلئے بنائے گئے ہیں۔ اے۔ آر۔ پی کے مصارف اور وائسرائے کی کونسل میں توسیع

بھی اس کا موجب ہوئے ہیں۔

لنڈن ۴ر جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جنگ میں پہلی بار امریکن طیاروں نے برطانی طیاروں کی معیت میں ہالینڈ کے فوجی مقامات پر بم باری کی گئی۔ صرف دو طیارے واپس نہ آ سکے۔

اوٹاوہ ۴ر جولائی۔ کینیڈین گورنمنٹ تجویز کر رہی ہے کہ جنگی خدمات کیلئے تمام نوجوان عورتوں کی رجسٹریشن ضروری قرار دی جائے۔ تمام نوجوانوں کو ملکی دفاع کے لئے بھرتی کیا جا رہا ہے۔

قاہرہ ۴ر جولائی۔ مصر کے محاذ جنگ سے اطلاع ملی ہے کہ مصر کی قسمت کا فیصلہ کر دینے والی جنگ شروع ہو چکی ہے۔ العالمین کی لائن کی حفاظت کیلئے کل جس ہندوستانی فوج نے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے تھے اسے آج واپس بلا لیا گیا۔ تا دشمن کے مقابلہ کیلئے اسے عمدگی سے تیار کیا جا سکے۔ ایک اور ہندوستانی رجمنٹ العالمین کے جنوب میں دشمن کی زبردست جمعیت کے مقابلہ کے بعد پیچھے ہٹ آئی۔ اب العالمین کے شمال۔ جنوب اور مشرق میں شدید لڑائی ہو رہی ہے۔ اتحادی فوجوں نے کل دشمن کی چالیس توپوں پر قبضہ کر لیا۔ اور سینکڑوں جرمن سپاہی قیدی بنا لئے۔ گذشتہ دو روز میں جرمن آگے نہیں بڑھ سکے۔ ۳ر جولائی کو بعض جرمن دستے العالمین میں گھس آئے تھے۔ مگر انہیں باہر نکال دیا گیا۔ حالت بڑی خطرناک ہے۔ مگر مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔

قاہرہ ۴ر جولائی۔ مصری گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ دشمن کے طیاروں نے کل نہر سویز کے علاقہ پر بم باری کی۔ جائیدادوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا صرف ایک شخص ہلاک اور چند مجروح ہوئے۔ مصر کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ عنقریب قاہرہ میں مکمل بلیک آؤٹ شروع کر دیا جائے گا۔

ماسکو ۴ر جولائی۔ کرسک۔ بالگراڈ اور وولچنسک کے محاذوں پر ٹینکوں کی شدید ترین لڑائی جاری ہے۔ جرمن ہر لحظہ نئے ٹینک اور نئی فوجیں میدان میں لا رہے ہیں۔ خارکوف کے شمال میں ایک سو میل لمبے محاذ پر خوفناک جنگ لڑی جا رہی ہے۔ ہٹلر چاہتا ہے کہ اس محاذ کو کرسک کے محاذ سے ملحق کر دے۔ مارشل ٹموشنکو کو بھی کمک پہنچ چکی ہے۔ برلین میں کہا جاتا ہے کہ اس وقت کرسک میں ایسی لڑائی لڑی جا رہی ہے کہ روسی جنگ میں اسکی مثال نہیں ملتی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جرمن فوج ایک اہم دریا کو عبور کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ کرسک کے محاذ پر جرمن پیشقدمی روکدی گئی ہے۔ اور روسی فوج اب جوابی حملے کر رہی ہے۔ روسی گورنمنٹ نے سقوط سبسٹاپول کا اعلان سرکاری طور پر کر دیا ہے۔

لنڈن ۴ر جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مالٹا کو جانے والے ایک بحری قافلہ پر دشمن کے بیڑے نے حملہ کیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایک ہلکا کروزر چار تباہ کن جہاز اور دو حفاظتی جہاز ڈوب گئے۔ دشمن کے بھی ۵ جہاز غرق ہوئے۔

لنڈن ۴ر جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۴۰ء کو جرمن طیاروں کی بم باری سے جو آگ لگی تھی اس سے لنڈن کا سنٹرل ٹیلیگراف آفس بالکل تباہ ہو گیا تھا۔ تمام انگلستان کی ایک چوتھائی سے زیادہ تاریں اس میں سے گذرتی تھیں۔

ماسکو ۴ر جولائی۔ کرسک کے محاذ پر لڑائی کی شدت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ کل صرف ایک دن میں پندرہ ہزار جرمن سپاہی ہلاک ہوئے اور انکے اڑھائی سو ٹینک تباہ کر دیئے گئے۔ جرمنوں کو شدید نقصانات پہنچ رہے ہیں۔

لنڈن ۴ر جولائی۔ وزیر ہند نے دارالعوام میں ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ اگر ہندوستان کی کوئی نمائندہ جماعت برطانی تجاویز کے ڈھانچہ کے اندر رہتے ہوئے ہندوستانی مسئلہ کے متعلق کوئی تجویز پیش کرنا چاہے تو حکومت بخوشی اس پر غور کریگی۔

حیفہ ۴ر جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کل صبح جرمن طیاروں نے حیفہ پر بمباری کی۔ اتحادی طیاروں نے ان کا کامیاب مقابلہ کیا۔ بمباری سے معمولی نقصان ہوا۔

لاہور ۴ر جولائی۔ خان عبدالغفار خان صاحب کانگرس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ میں شمولیت کے لئے واردھا جاتے ہوئے یہاں سے گذرے اور ایک بیان میں کہا۔ کہ گاندھی جی نے نئی تحریک تو اب پیش کی ہے۔ مگر سرحد میں ہم اس پر چھ ماہ سے عمل کر رہے ہیں۔ اگر کوئی نازک وقت آیا۔ تو یہ فیصلہ کرنا صوبہ سرحد کے سکھ اور ہندوؤں کا اپنا کام ہے۔ کہ انہیں وہاں رہنا چاہیئے یا نہیں۔

واشنگٹن ۴ر جولائی۔ نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مصر میں نیوزی لینڈ کی فوجوں کے کمانڈر انچیف کو گردن میں بم کا ٹکڑا لگا۔ جس سے وہ مجروح ہو گئے۔

کلکتہ ۴ر جولائی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ صورت حالات کی وجہ سے سول اور ملٹری حکام نے فیصلہ کیا ہے کہ شہر اور مضافات میں شراب کی کھپت پر کنٹرول کیا جائے۔ ساڑھے گیارہ بجے رات کے بعد کسی کلب شراب خانہ یا ہوٹل وغیرہ میں شراب فروخت نہ ہو سکے گی۔

دہلی ۴ر جولائی۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ عام استعمال کی چیزوں کی سپلائی اور انکی قیمتوں کی نگرانی کرنے کے لئے ایک خاص افسر مقرر کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۴ر جولائی۔ برطانی وزیر خوراک نے ایک تقریر میں کہا کہ اپنی خوراک کی سپلائی کے متعلق ہمیں ناواجب طور پر مطمئن نہ رہنا چاہیئے۔ اہل انگلستان کو چاہیئے کہ جہازوں کے نقصانات اور دیگر حالات کو پیش نظر رکھیں۔

لاہور ۴ر جولائی۔ سٹی مجسٹریٹ نے حکم دیا ہے کہ کھانڈ پونے تین سیر روپیہ کی فروخت کی جائے۔

لاہور ۴ر جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں لوگوں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ صوبہ میں شراب کی بوتلوں میں شربت۔ عرق یا معدنی پانی وغیرہ فروخت کرنا ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔ پبلک کو چاہیئے کہ پھیری والوں کے پاس نشان کردہ بوتلیں فروخت نہ کریں۔ شراب کی خالی بوتلوں کے سٹاک ضبط کر لئے جائیں گے۔ اس قانون کی خلاف ورزی کرنیوالوں کو دو صد روپیہ تک جرمانہ ہو سکیگا۔

لائلپور ۴ر جولائی۔ گندم نرخ ۴/۱۴/۴ ممہ ۵۹۱ ۵/۰/۰ بنولہ ۸/۴/۳ گڑ ۰/۰/۶۱ بمبئی میں سونا ۵۲/۶/۰ چاندی ۰/۱۵/۸۴ پونڈ ۰/۶/۳۹

دہلی ۴ر جولائی۔ حکومت ہند کے ایک گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ صنعتی پیشوں سے تعلق رکھنے والے وہ تمام افراد جو چین۔ ملایا۔ برما۔ نیپال یا دیگر ایشیائی ممالک سے آئے ہیں اور جنکی عمر ۱۸ سے ۵۰ سال تک ہے انہیں حکومت کسی وقت بھی فوجی خدمت کیلئے طلب کر سکتی ہے اور صنعتی سروس کے آرڈیننس کے ماتحت وہ مجبور ہونگے کہ یہ خدمت بجا لائیں۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان ہی سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی)